34571-برے اخلاق کی مالک بیوی کو طلاق

سوال

میرے سالے کی بیوی اپنی ساس کے ساتھ برے اخلاق اور بے ادبی سے پیش آتی اور اس کی ہمیشہ بے عزتی کرتی ہے، ساس میری بیوی کو ٹیلی فون کرکے بہو سے تنگ آکر روتی ہے میری ساس کی ایک ہی بیٹی اور ایک بیٹا ہے، کئی بار شکوی شکایت کے بعد انہوں نے بہو کے گھر والوں سے بات کرکے ان کی بیٹی معاملات کی شکایت بھی کی لیکن کوئی فائدہ نہیں۔

اور نہ ہی معاملہ سدھرتا نظر آتا ہے اس لیے انہوں نے طلاق کا سوچا اور اسے طلاق دے دی تو کیا ایسا کرنا صحیح تھا؟

پسندیدہ جواب

الحمدللہ

اصل میں طلاق مکروہ ہے جس کی دلیل اللہ

تعالی کا فرمان ہے :

{جو لوگ اپنی بیویوں سے ایلاء کرتے ہیں وہ چار مہینے انتظار کریں اگر تو وہ باز آجائیں اور واپس آجائیں تو اللہ تعالی بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے، اور اگر وہ طلاق دینے کا عزم کرلیں تو اللہ تعالی سننے اور جاننے والا ہے}۔

اللہ تعالی نے لوٹنے کے بارہ میں فرمایا کہ **{بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے}**۔

اور طلاق میں فرمایا : **{سننے والا اور جاننے والا ہے}**۔ تو اس میں کچھ تھدید اور ڈراوا ہے جو اس پر دلالت کرتا ہے کہ اللہ تعالی کے ہاں طلاق مکروہ اور ناپسندیدہ ہے

۔

لیکن بعض اوقات حالات ایسے پیدا ہوجاتے ہیں کہ طلاق کے بغیر کوئی چارہ ہی نہیں ہوتا، بلکہ بعض اوقات تو معاملہ طلاق کے وجوب تک جا پہنچتا ہے، تو جو حالات سائل نے ذکر کیے ہیں اس میں ہوسکتا ہے کہ مناسب حل طلاق ہی ہو۔

اس لیے کہ خاوند کے بیوی پر حقوق میں شامل ہے کہ وہ اس کے خاندان والوں کی عزت و توقیر اور احترام کرے، اور پھر خاص کر ساس جو کہ خاوند کی والدہ بھی ہے کیونکہ آدمی پر والدہ کا حق بیوی کے حق سے مقدم ہے، تو اس لیے بیوی کو خاوند کی والدہ کے بارہ میں ادب واحترام اور صلہ رحمی میں خاوند کا معاون ومددگار ہونا چاہیے۔

علماء رحمہم اللہ تعالی نے ذکر کیا ہے کہ طلاق ضرورت کے وقت مباح ہے (جب اس کی ضرورت پیش آئے بیوی کے برے اخلاق اوراس کی بری معاشرت اور رہن سہن اور بغیر کسی غرض کے ضرراور نقصان دینے کی حالت میں) دیکھیں المغنی ابن قدامہ (324/10) ۔

واللہ اعلم .